مہ و انجم گرفتار کمند ش   بدست اوست تقدیر زمانہ

نیٹشے کو بھی فوق البشر کی تلاش اسی لئے تھی کہ وہ اس خوش آہنگ نغمہ سے قوائے عملی میں ہیجان پیدا کردے اور وہ اخلاقی اصلاح کا علمبردار بن کر آئے لیکن وہ اپنے فوق البشر کے ہاتھوں مسیحیت کو جو اس کے خیال کے بموجب شر و فساد کا سرمایہ ہے، برباد دیکھنا چاہتا ہے،

اقبال کا فوق البشر نیٹشے کے فوق البشر کا مماثل نہیں ہوگا وہ مذہبیت کا علمبردار اور خدا کا حقیقی نایب ہوگا، وہ اپنے فرد کامل کو ان صفات سے متصف دیکھنا چاہتے ہیں جو اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کی حقیقی تفسیر کا مصداق ہو۔

فوق البشر کی حقیقت!

بظاہر اقبال کا فرد کامل اور نیٹشے کا فوق البشر مماثل نظر آتا ہے اس لئے کہ مقصدیت میں دونوں متحد ہیں لیکن جیسا کہ سابق میں ثابت کیا جا چکا اور خود علامہ فرما چکے ہیں وہ جرمن فلاسفہ کے متبع نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ نظریہ حیات، خودی اور عمل کی تعلیمات کے لئے نیٹشے کی طرح اس نظریہ کو پیش کرنے کے لئے مجبور تھے اقبال کا نظریہ خودی اور پیام عمل حقیقت میں اسی کے پس منظر ہیں۔ اقبال کے یہاں تدریجی مراتب کمال یا کمالِ انسانیت کا آخری مرتبہ فوق البشر (فرد کامل) ہے، ان کے یہاں پہلے عمل، اس کے بعد خودی اور اس کا آخری مرحلہ فرد کامل ہے! وہ دفعتاً سوتی ہوئی قوتوں اور عقلوں کو "فوق البشر" کے بلند آہنگ نغمہ سے ... جھنجھوڑنا نہیں چاہتے تھے بلکہ انھوں نے آہستہ آہستہ اپنے اس مضراب کو سازِ عمل سے ملایا تاکہ اس سے ہمارے فہم و فکر کی ہم آہنگی ہو سکے چنانچہ علامہ مرحوم کے افکار عالیہ کا معتد بہ حصہ اسی نظریہ کا سرمایہ دار ہے: ان کی یہ مشہور نظم "روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے" اسی فرد کامل کے بعض اختیارات کی ترجمان ہیں

کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ   مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

امیر الامراء نواب نجیب الدولہ ثابت جنگ

اور

جنگ پانی پت

(مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبرآبادی)

(۱۲)

اس موقعہ پر روہیلوں کو شاندار فتح ہوئی بکثرت مال واسباب ہاتھ لگا جس سے امارت وشوکت کے تمام سامان مہیا ہوگئے۔ شاہ آباد۔ مرادآباد۔ سنبھل پرگنہ بریلی اور پیلی بھیت کا کل علاقہ روہیلوں کے تصرف میں آیا۔ نواب علی محمد خاں نے حافظ صاحب کو پیلی بھیت اور مرادآباد دوندے خاں کو جاگیر میں دیا۔ وزیر اعظم قمرالدین خاںؒ نے مصلحت وقت کا لحاظ کر کے تمام اضلاع کٹہر کی گورنری کا پروانہ نواب علی محمد خاں کو بھجوا دیا۔

اب نواب ایک عظیم الشان ریاست کے مالک تھے، حافظ الملک حافظ رحمت خاں عالم وفاضل اور مرد میدان دیوان کل۔ سردار خاں کمال زئی اور شیخ سعادت اللہ بدایونی بخشی الممالک محمد سعادت اللہ خاں بہادر کے لقب سے بخشی فوج تھے راجہ مان رائے دیوان کل کے پیشکار اور راجہ کلیان چند دیوان سلطنت وولاسا خزانچی راجہ بخت مل چودہری چکلہ دار ملا محسن خاں امان زئی، نواب دوندے خاں۔ بشارت خاں۔ پائندہ خاں لوزئی، خان زادہ کاظم خاں، شیدا جنگ صدر خاں، عبدالستار خاں، پرمول خاں وغیرہ اپنے وقت کے رستم ارکان حکومت سے تھے۔

ٍ نواب دوندے خاں صفحہ ۵ ؎ ایضاً صفحہ ۱۲

حکما میں سید احمد گیلانی۔ حکیم فیض محمد۔ مولوی سید دائم دور دور کے طبیب نوابی دربار سے منسلک تھے۔

درویشوں میں سید محمد معصوم نو محلے والے، سید حسن شاہ ابن علی شاہ مصاحب نواب کے تھے۔

روہلکھنڈ کی اس سلطنت یا حکومت کے دبدبہ اور جلال کے ڈنکے ۱۷۷۴ء تک اقصائے ہند میں بجتے رہے۔

آخر ش نواب نے ۱۷۹۴ء میں انتقال کیا اس کے جانشین نواب سعد اللہ خاں ہوئے عبداللہ خان نواب فیض اللہ خاں بڑے صاحبزادے تھے

نواب دوندے خاں

دوندے خاں ابن حسن خاں یوسف زائی روہیلہ پٹھان تھے حافظ الملک حافظ رحمت خاں والی روہیلکھنڈ کے حقیقی چچازاد بھائی اور نواب نجیب الدولہ کے خسر تھے ابتدائی جوانی کا زمانہ وطن تور شہامت پور میں بسر ہوا داؤد خاں متبنٰی شاہ عالم خاں نے کٹیر میں بڑے علاقہ پر قبضہ کیا اکثر افغان ان کے پاس آتے یہ بھی اس قافلہ میں تھے داؤد خاں نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی اور اپنے رفقا میں داخل کیا۔ ان کے انتقال کے بعد متبنٰی علی محمد خاں تھے جن کو نواب عظمت اللہ خاں حاکم مرادآباد سے داؤد خاں کی جائیداد پر متصرف ہونے کی اجازت دلوائی علی محمد خاں کے ساتھ کچھ عرصہ رہے اور ان کے اعزاز و مرتبہ کے یہی باعث تھے اپنے چچازاد بھائی حافظ الملک حافظ رحمت خاں کو وطن سے بلوایا۔ تینوں سرداروں کی قیادت میں روہیلکھنڈ کا بڑا حصہ تھا۔ روہیلوں اور بنگشوں کی جنگ کے بعد ۱۷۵۰ء میں تحصیل سیولی کا علاقہ نواب دوندے کی جاگیر میں آگیا۔ جنگ پانی پت میں نواب نے بڑے کارہائے نمایاں کئے اختتام پر شاہ درانی نے عزت الدولہ دلاور الملک بہرام جنگ سے سرفرازی بخشی خلعت و اسپ نوبت و علم منلع

شکوہ آباد بطور جاگیر کے عطا کیا ۱۷۷۱ء میں نواب دوندے خاں نے عارضہ صرع میں مبتلا ہو کر کافی عرصہ علیل رہنے کے بعد اپنے دارالحکومت بسولی میں انتقال کیا۔

احمد شاہ درانی

احمد شاہ درانی محمد زماں خاں مسدوزئی کا خلف ارشد تھا۔ محمد زماں خاں افغانستان کے ابدالی گروہ کا سردار تھا۔

ابدالی پٹھان شاہ عباس اول صفوی کے حکومت (۹۹۶ھ تا ۱۰۳۸ھ) میں اپنے اصلی وطن سے جو قندھار کے قریب تھا اور غلزئی پٹھان اس پر قابض اور متصرف ہو گئے تھے ہرات میں آکر آباد ہوتے تھے اس ابدالی گروہ کا ایک خیل تھا پوپل زئی جو باہمی جھگڑوں سے جلا وطن کر کے ہرات سے ملتان میں پہنچا دیا گیا۔

۱۱۲۸ھ ۱۷۱۶ء کے قریب یہ لوگ پھر ہرات میں نظر آئے جب کہ ابدالی گروہ کے اندرونی خیلوں میں ایک جھگڑا پیدا ہوا اور اس کا انجام یہ ہوا کہ ابدالیوں کے سردار عبداللہ خاں کو محمد زماں خاں نے موقعہ پاکر تلوار کے گھاٹ اتارا اور خود بلا شرکت غیرے سارے گروہ کا سردار بن گیا اور چونکہ منتظم اور بہادر شخص تھا اس لئے اس کی قوت روز بروز بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ ابدالی پٹھان سارے خراسان میں پھیل گئے اور ۱۱۳۴ھ میں ان کی قوت و شوکت اس درجہ کو پہنچ گئی۔ انھوں نے مشہد مقدس کا محاصرہ کر لیا اس محاصرہ کے زمانہ میں احمد خاں (احمد شاہ درانی) پیدا ہوئے عبداللہ خاں کا بیٹا اللہ یار خاں جو باپ کے قتل کے بعد ملتان بھاگ آیا تھا ہرات واپس آیا اور کچھ ایسے واقعات رونما ہوتے کہ اللہ یار خاں سردار زماں خاں کا جانشین قرار دیا گیا۔

۱۱۴۸ھ میں جب شاہ نادر نے خراسان پر چڑھائی کی تو اللہ یار خاں نے اس کی اطاعت قبول کر لی لیکن زماں خاں کے بیٹوں ذوالفقار خاں اور احمد خاں نے سرکشی کی ۱۱۴۹ھ میں نادر شاہ نے ہرات پر قبضہ کر لیا اور ابدالیوں کی قوت بالکل پاش پاش ہوگئی ان کے بہت سے سردار اور نامی لوگ